پروفیسر عبدالحمید صدیقی مرحوم: چند یادیں

ڈاکٹر محمود احمد غازی ○

پروفیسر عبدالحمید صدیقی (وفات: ۱۸ اپریل ۱۹۷۸ء) اپنے علم و فضل' زہد و استغنا اور اخلاص و تقویٰ میں بلاشبہ سلف صالحین کا ایک نمونہ تھے۔ میں نے ان کا نام تو اپنی طالب علمی کے دور ہی سے سننا شروع کر دیا تھا لیکن ان کی تحریروں سے باقاعدہ استفادے کی نوبت ۱۹۶۸ء سے آئی۔ اس وقت سے میں نے باقاعدگی سے ان کی تحریروں کا مطالعہ شروع کیا' جو اب بھی وقفے وقفے سے جاری رہتا ہے۔ اول اول ان کی جن تحریروں نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا وہ ماہنامہ ترجمان القرآن میں ان کے "اشارات" ہوتے تھے۔ انھوں نے جب سے ماہنامہ ترجمان القرآن کی ادارت کی ذمہ داری سنبھالی تھی اس وقت سے انھوں نے "اشارات" کے عنوان سے چھپنے والے ادارتی صفحات کی ذمہ داری بھی سنبھال لی تھی۔ یہ ایک اہم علمی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ ایک بڑا اعزاز بھی تھا۔

"اشارات" میں وہ ملک و ملت کو درپیش ملی' اجتماعی اور دینی مسائل پر گہرے اور عمیق فلسفیانہ انداز میں تبصرہ کرتے' دور جدید کی پیدا کردہ گمراہیوں' فکری غلطیوں اور دوسری اجتماعی کمزوریوں پر تنقیدی نظر ڈالتے اور ایک متوازن لیکن دینی حمیت سے بھرپور اسلامی حل بھی تجویز کرتے۔ "اشارات" کے عنوان سے سال ہا سال انھوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ مذہبی فکر' تقابل ادیان' مسلم سیاسی فکر' اجتماعیات اور عمومی طور پر معارف اسلامیہ کے وقیع مباحث پر مشتمل ہے۔ یہ ادارتی صفحات پروفیسر عبدالحمید صدیقی مرحوم کے انتہائی گہرے مطالعے اور طویل و عمیق غور و فکر کے ترجمان ہوتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کے قلم نے دینی رسائل کے معیار کو اتنا بلند کر دیا کہ اب بعد میں آنے والوں کے لیے اس بلند معیار کو برقرار رکھنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ انھوں نے "اشارات" کے عنوان سے جو کچھ لکھا وہ برعظیم کی اسلامی فکر کی ایک نہایت

○ نائب صدر' بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی' اسلام آباد و ممبر نیشنل سیکورٹی کونسل

مؤثر اور متوازن ترجمانی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ترجمان القرآن کے صفحات پر چھپنے والے ان "اشارات حمیدیہ" کو مختلف عنوانات کے تحت الگ الگ جلدوں میں مرتب کیا جائے اور اس طرح علم و فکر کے اس بے بہا ذخیرے کو آنے والوں کے لیے دستیاب کر دیا جائے۔

پروفیسر عبدالحمید صدیقیؒ اصلاً معاشیات کے استاد تھے اور ایک طویل عرصہ گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ کی سطح پر معاشیات کی تعلیم دیتے رہے۔ معاشیات میں تخصص پیدا کرنے سے قبل وہ انگریزی کے استاد تھے اور ایک عرصہ پنجاب کے مختلف تعلیمی اداروں میں انگریزی پڑھاتے رہے تھے۔ بعد میں انھوں نے معاشیات میں ڈگری حاصل کی اور حکومت مغربی پاکستان کے محکمہ تعلیم سے وابستہ ہو گئے۔ تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ وہ تبلیغ دین اور دعوت و ارشاد کے میدان میں بھی سرگرم رہے۔ وہ نوجوانی ہی سے جماعت اسلامی اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی فکر سے بڑے متاثر تھے۔ چنانچہ جماعت کی رکنیت کے تمام روایتی اور بھاری تقاضوں کو انتہائی جذبے اور خلوص سے انجام دیتے تھے۔ ایک مرحلہ ایسا آیا کہ ان کے لیے سرکاری ملازمت اور جماعت سے وابستگی کو ایک ساتھ نبھانا مشکل ہو گیا۔ پروفیسر عبدالحمید صدیقیؒ نے ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر جماعت سے وابستگی کو ترجیح دی اور سرکاری ملازمت پر لات مار دی۔

معاشیات کے استاد سے کہیں زیادہ ان کی شہرت ایک مفسر قرآن، شارح حدیث، مفکر اسلام اور صاحب طرز ادیب اور مصنف کے طور پر رہی۔ انھوں نے مختلف علمی موضوعات پر باقاعدہ تصنیفات کی ایک تعداد یادگار چھوڑی۔ سیرت کے موضوع سے بھی ان کو خاص دل چسپی رہی۔ چنانچہ انگریزی زبان میں انھوں نے سیرت پر بھی ایک کتاب تصنیف کی جو وسیع پیمانے پر مقبول ہوئی۔ سیرت اور علوم سیرت کے حوالے سے ان کی ایک اور فاضلانہ کتاب Prophethood in Islam (اسلام میں نبوت) کے موضوع پر ہے۔ انگریزی زبان میں یہ اپنی نوعیت کی شاید واحد کتاب ہے جس میں نبوت اور ختم نبوتؐ کے اہم موضوعات پر بڑی فاضلانہ اور فلسفیانہ گفتگو کی گئی ہے۔

پروفیسر عبدالحمید صدیقی مرحوم کا شاید سب سے اہم اور بنیادی کام چھ جلدوں میں لکھی جانے والی صحیح مسلم کی وہ شرح ہے جو انھوں نے انگریزی زبان میں مرتب کی۔ یہ کام جس لگن، محنت، محبت اور جذبۂ عشق کے ساتھ انھوں نے کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ جن دنوں وہ یہ تاریخ ساز کارنامہ انجام دے رہے تھے ان دنوں مجھے بارہا ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا۔ وہ پنجاب پبلک لائبریری کے ایک گوشے میں بیٹھ کر کام کرتے تھے جہاں ایک خاص کمرہ ان کے لیے مختص تھا۔ وہ علی الصباح اپنے گھر گوجرانوالہ سے ٹرین میں سوار ہو کر لاہور پہنچتے اور لاہور ریلوے اسٹیشن سے بذریعہ بائیسکل پنجاب پبلک لائبریری پہنچتے جہاں وہ دن بھر مصروف کار رہتے۔ حدیث، تفسیر، فقہ، تاریخ اسلام اور لغت کی کتابیں ان